مولانا مجاہد الحسینی

حلف نامہ

اراکینِ ایوان سے معذرت کے ساتھ......!

مولانا مجاہد الحسینی کا شمار قافلۂ احرار کی باقیات میں ہوتا ہے۔ وہ کہنہ مشق صحافی ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد، چودھری افضل حق اور مولانا ظفر علی خان کے اسلوبِ صحافت اور طرزِ نگارش کے اسیر و مداح ہیں۔ اُن کا شرف و سعادت یہ ہے کہ انہوں نے ان شخصیات کو دیکھا اور پڑھا ہے۔ ''الہلال''، ''مجاہد'' اور ''زمیندار'' کے فائل آج بھی اُن کی متاعِ عزیز ہیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد جن احرار نوجوانوں نے میدانِ صحافت میں کفر وارتداد کو دعوتِ مبارزت دی اور پوری جرأت سے انہیں للکارا' مولانا اس جیش کے سرخیل تھے۔ احرار کے ترجمان روزنامہ ''آزاد'' اور روزنامہ ''نوائے پاکستان'' کے مدیر رہے۔ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۱ء تک جانشین امیر شریعت حضرت سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ ادارت شائع ہونے والے ادبی، سیاسی اور تاریخی مجلہ سہ ماہی ''مستقبل'' کے رکن ادارہ اور ادبی تنظیم ''نادیۃ الادب الاسلامی'' کے ناظم رہے۔ عمرِ عزیز کی پچھتر بہاریں پوری کرنے کے باوجود آج بھی تحریر کے میدان میں پوری توانائی کے ساتھ کھڑے ہیں۔

ان کی درج ذیل تحریر سہ ماہی ''مستقبل'' میں مئی ۱۹۵۱ء میں طنز و تفنن کے عنوان کے تحت شائع ہوئی۔ جو باون سال گزرنے کے باوجود آج بھی تروتازہ ہے۔ وطن عزیز میں نصف صدی سے حکمران اور سیاست دان جو کچھ کرتے آئے ہیں اور جو کچھ آج ہو رہا ہے۔ اس تحریر کے آئینے میں اسے آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ کتنا شفاف آئینہ ہے۔ پڑھیے اور سر دھنیے! (مدیر)

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر عہد کرتا ہوں کہ......!

میں اپنے ملک کے آئین کی خلاف ورزی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کروں گا اور غیر ملکی آئین کا پوری طرح پابند رہوں گا......!

میں اپنے ملک کی جڑوں کو کھودنے ......اور دوسرے ممالک کو مضبوط و مستحکم بنانے میں ہر ممکن قربانی کروں گا......!

میں بات، چیت میں ''اسلام''، ''اسلام'' پکار کر دوہائی دوں گا......! لیکن......!

جب مجھے ''اسلام'' کا واسطہ دے کر پکارا جائے گا۔تو......! میں اس کی بالکل پروا نہیں کروں گا!

میں اس ملک میں ایک قیدی کی طرح زندگی بسر کروں گا......! میرا جب بھی بس چلے گا۔تو میں ملک کر تباہ و برباد کر کے اپنے اصلی ''وطن'' میں چلا جاؤں گا......! جہاں سے مجھے اس قسم کا پروگرام دیا گیا ہے......!

میں اپنے ملکی باشندوں کو ہر وقت باہمی تنازعات میں الجھائے رکھوں گا......! اور اگر وہ تھک کر چپ ہو جائیں گے......تو پھر میں جذبۂ منافرت کو ہوا دے کر طرح طرح کی باتوں پر اکساتا رہوں گا......!

ملک کے ایک سچے خیر خواہ کی طرح اپنے ملک کا روپیہ اس وقت تک برباد کرتا رہوں گا...... جب تک کہ ملک دیوالہ نہیں پٹ جاتا......!

ملک کے باشندوں (جن کی نمائندگی کرنے کے لیے یہاں حاضر ہوا ہوں) نے اگر مجھ سے ان چیزوں کا مطالبہ کیا جن کا میں ان سے وعدہ کر کے آیا ہوں تو میں اخباروں، پوسٹروں ......اور لمبے لمبے بیانات کے ذریعہ ملکی خطرات ......اور حالات کی نزاکت......کا موضوع چھیڑ کر انہیں خاموش کرا دوں گا......! اور اگر عرصہ گذر جانے کے بعد انہوں نے میرا ادب و احترام ملحوظ رکھ کر دبی آواز سے پھر مطالبہ کیا......! تو میں پہلے پہل......تقریروں کا ایسا سلسلہ شروع کر دوں گا جو کبھی ختم ہونے کا نام نہ لے گا اور اپنی ہر تقریر میں وہی بات کہوں گا جو میں نے اس سے پہلی تقریر میں کہی ہوگی......! نتیجہ کے طور پر یا تو لوگ......میری تقریر سننا چھوڑ دیں گے اور یہ کہہ کر مجھ سے مایوس ہو جائیں گے کہ......اب کہ تو یہ ہمارے ووٹوں سے کامیاب ہو گیا ہے......آئندہ دیکھیں گے یہ کس منہ سے ہمارے پاس ووٹ کی بھیک مانگنے کے لیے بار بار چکر کاٹے گا......!

میں اپنے ان ورکروں کی معرفت جو ان کی خفیہ اور اندرونی باتیں معلوم کرنے کے لیے میری طرف سے مامور ہیں ان کی اس گفتگو سے مطلع ہو جایا کروں گا......تو......میں قوم سے کیے گئے وعدوں کی بعض شقوں کو ایوان (اسمبلی) کے مختلف اجلاسوں میں بطور بل پیش کر دیا کروں گا اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کروں گا کہ ہمیں ایک ہزار سال کی غلامی کے بعد آزادی کی نعمت ملی ہے۔اب سارے کام آہستہ آہستہ ہی ہو سکتے ہیں ہمیں اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے لیے کم از کم اتنی مہلت تو ملنی چاہیئے جتنا عرصہ ہم غلام رہے ہیں۔اس سے قوم کے جذبات سرد پڑ جایا کریں گے اور کچھ عرصہ کے لیے پھر میں قوم کی توجہ کا مرکز بن جاؤں گا......!

....

میں قسم کھا کر عہد کرتا ہوں کہ......میں بھول کر بھی ایسا کام نہیں کروں گا جس سے اپنے ملک کے باشندوں یا اپنی قوم کو کوئی فائدہ پہنچنے کی امید یا امکان ہو سکتا ہو......!

میری انتہائی کوشش ہوگی اور جب تک میرے دم میں دم ہے میں کسی نوجوان کو آگے بڑھ کر قوم کی خدمت کرنے

کا کوئی کا موقع نہیں دوں گا اور اگر وہ نوجوان کوئی میرا قریبی رشتہ دار یا عزیز ہے تو اس کے لیے میدان سازگار بنانے کے لیے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دوں گا۔

میری مسلسل جدوجہد اور پیہم مساعی کے طفیل یا تو وہ کسی خاص منصب پر فائز ہو جائے گا اور خدانہ کرے! خدا نے کرے، خدانہ کرے! میری دوڑ دھوپ سے کوئی اس قسم کا نتیجہ برآمد نہ ہوا......تو......کم از کم............غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے جانے والے طالب علموں میں اس کا نام ضرور شامل فہرست ہو جائے گا......میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں کہ قوم اب کافی سمجھدار ہو چکی ہے......اور اسے ہمیشہ بیوقوف بنائے رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے مگر تا ہم......میں پھر بھی اسے بیوقوف بنائے رکھنے کی پوری پوری کوشش کرتا رہوں گا......جو لوگ میری باتوں میں آنے سے انکار کریں گے ......انہیں......عمر بھر کے لیے جیل خانہ میں بھجوادوں گا......!ان کی گرفتاری کے سلسلہ میں یہ ضروری ہوگا کہ ان سے ہمدردی کا اظہار کرنے والے چند سر پھرے لوگ ان کی رہائی کا مطالبہ بھی کریں گے......تو میں ان میں سے اچھے کارکنوں اور چیدہ ، چیدہ رہنماؤں کو گرفتار کر کے کسی ایسی جگہ پہنچا دوں گا جہاں سے ان کے متعلق قوم کو کوئی علم نہ ہو سکے......!

....

میں خدا کو سمیع و علیم جان کر یہ قسم کھاتا ہوں کہ......! میں اپنے فرائض منصبی کو ادا نہ کرنے کے لیے کاہلی، سستی، بے توجہی اور لاپروائی میں منہمک رہوں گا......! میں دوسروں کی بیگار پوری کرنے میں شب و روز مصروف عمل رہوں گا ......! جتنے اسٹاف کی مجھے ضرورت ہوگی......! اس سے چوگنا رکھوں گا......لیکن......پھر بھی یہ شکایت ہمیشہ کرتا رہوں گا کہ آدمیوں کی کمی اور قلت کے باعث کوئی کام وقت پر نہیں ہو رہا......!......میں غریب عوام کی ہر شکایت کو بڑے غور سے سنوں گا......اور سننے کے بعد فوراً بھول جاؤں گا کہ وہ شکایت کیا تھی......؟ کھانے، پینے اور لکھنے، پڑھنے کی تمام اشیاء پر کنٹرول لگاؤں گا اور اس کے بعد جب وہ چیز بازار سے غائب ہو جائے گی تو دوسرے دن اپنے ملک کے تمام اخبارات کو دعوتی کارڈ ارسال کر کے ایک پریس کانفرنس منعقد کروں گا جس میں اپنے ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے اس چیز کی وضاحت کروں گا کہ خورد و نوش کی اشیاء ہمارے ملک سے اس لیے گم ہو گئی ہیں کہ راتوں، رات ملک کی آبادی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ لوگوں کو وہ چیز پوری مقدار میں نہیں دلائی جا سکتی......!......

جہاں تک خوراک کی کمی پورا کرنے اور ملک سے بھوک اور قحط سالی دور کرنے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں اپنے ''وطنی بھ۔یوں'' سے میری پُر زور اپیل ہے کہ......کہ وہ ہفتہ میں صرف ایک دن کھایا کریں۔......!اور باقی کے چھ دن پیٹ پر پتھر باندھ کر سو جایا کریں! کیونکہ سرورِ دو عالم تاجدارِ مدینہ، رحمتِ عالم، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی کئی دنوں کے فاقہ سے چور ہو کر اپنے پیٹ پر دو بھاری پتھر باندھے تھے!!!

میں یہ سچ کہتا ہوں......کہ ملک سے کپڑے کا قحط اس طرح دور کروں گا کہ کپڑے کے دام حد سے زیادہ

بڑھادوں گا تا کہ کوئی شخص کپڑا خرید ہی نہ سکے......! اور بڑے بڑے پوسٹروں اور اخباروں کے ذریعہ اپنے ملکی باشندوں کو یہ سمجھاؤں گا کہ......فاقہ کرنا یا ننگا رہنا صحت کے لیے کس قدر ضروری ہے......! اور میں اپنی زندگی میں سب سے بڑا کام یہ کروں گا کہ ملک میں چوبیس کروڑ نئے درخت لگواؤں گا ان سے یہ فائدہ ہوگا کہ اتنی بارش ہوگی کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طوفان کی یاد تازہ ہو جائے گی......! ......عین ان دنوں جب دنیا سیلاب کے خوفناک تھپیڑوں سے دوچار ہوگی تو میں کسی نہ کسی طریقہ سے عوام کے فلاح و بہبود کی خاطر سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ شروع کردوں گا تا کہ سیلاب زدگان کی امداد کے لیے سیلاب زدگان سے چندہ وصول کرسکوں......!

فصلیں (اگر بیج طوفان میں بہنے سے بچ گئے) بوئی جائیں گی اور اتنا اناج پیدا ہوگا کہ لوگ کھا کھا کر بدحواس ہو جائیں گے......!

میں عہد کرتا ہوں ...... کہ اپنے ملک کی دولت بڑھانے کے لیے اپنے ہر دوست کو امپورٹ لائسنس دلاؤں گا جس سے وہ امریکہ سے سستی کتابیں، پھٹے پرانے کوٹ۔ زنانہ جمپر اور مہنگا سامان منگوا کر غیر مناسب داموں پر فروخت کرے......! اس طرح میرے دوستوں کے پاس بہت سارو پیہ جمع ہو جائے گا اور ملک کی ساکھ اتنی مضبوط ہو جائے گی کہ دنیا کی کوئی سلطنت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی......!

غریب، مزدور، مفلس اور فاقہ کش انسانوں کو طرح، طرح کے سبز باغ دکھا کر انہیں خوش رکھنے کی کوشش کروں گا ۔اگر وہ بغاوت کریں گے تو قرآنِ پاک اور حدیثِ مبارک کے حوالہ جات دیکر سمجھاؤں گا۔ کہ

بَدَءَ الْاِسْلَام غَرِیْباً وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَءَ غَرِیْباً نَطُوْبیٰ لِلْغُرَبَاءِ (الحدیث)

''یعنی اسلام غریبوں سے شروع ہوا تھا اور پھر غریبوں میں لوٹ جائے گا۔ پس ان لوگوں کو خوشخبری اور مبارک ہو جو لوگ غریب ہیں''

اور یہ کہوں گا کہ مذہبی کتابوں کے حوالہ۔سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں جتنے نبی آئے وہ سب غریب تھے اور آج کل جو غریب اپنا حق مانگتا ہے وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔!...... میں جاگیرداری ختم کردوں گا۔ مگر جاگیرداروں کو کسانوں سے اتنا روپیہ دلاؤں گا جن سے وہ نئی جاگیریں خرید سکیں......! میں اپنے ملک سے عصمت فروشی کی لعنت دور کرنے کے لیے زوردار الفاظ میں مخالفت کروں گا۔ اور اپنے ملک کے ہر شریف شہری کی عزت و ناموس قطعاً معصوم نہیں رہنے دوں گا! اور اگر انسدادِ عصمت فروشی کے سلسلہ میں پیشہ ور دوشیزاؤں نے احتجاج کیا۔ تو......! میں بھی ان کے بزنس میں شیئر ہولڈر کی حیثیت سے شریکِ کار ہو جاؤں گا......! اور قحبہ خانوں کی اصلاحات کا بل پیش کروں گا۔

میں حلف اٹھاتا ہوں کہ...... میں آزادئ تحریر و تقریر کو بالکل ختم کر کے چھوڑوں گا......! چاہے مجھے سارا آئین ہی کیوں نہ تبدیل کرنا پڑے! یا کسی خاص آرڈیننس کا سہارا لینا پڑے......! میں اس ''صالح'' اور نیک کام کے لیے نئے

آئین میں تین نئی مدّوں کا اضافہ کروں گا......!

۱۔ ہر مرد یا عورت کو سمن، یا وارنٹ اور جرم کے بغیر کسی بھی وقت گرفتار کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ مجرم کو عدالت میں پیش نہیں کیا جائے گا تا کہ وہ عدالت میں اپنا بے قصور ہونا ثابت نہ کر سکے ۔

۳۔ مجرم کو ایک بار رہا کر کے پھر گرفتار کر لیا جائے گا۔! چاہے یہ گرفتاری جیل خانہ کے دروازہ پر عمل میں لائی جائے!

....

میں قسم کھا کر عہد کرتا ہوں کہ...... میں اپنی غلطیوں کے لیے کبھی خود کو قصور وار نہیں ٹھہراؤں گا...... اور میں زور زور سے چلا کر کہوں گا کہ گاڑیاں اس لیے دیر سے آتی ہیں کیونکہ...... حالات حاضرہ کے پُر خطر دور میں انجن بوڑھے ہو گئے ہیں ......! کھانڈ اس لیے نہیں ملتی کہ گنّوں نے زمین سے اُگنا بند کر دیا ہے۔

رشوت:...... بڑھ رہی ہے کیونکہ لوگوں کو رشوت دینے کا چسکا پڑ گیا ہے......!

اناج:...... اس لیے کم ہو گیا ہے کیونکہ سارا اناج چوہے کھا گئے ہیں............! مجھے اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کے لیے چاہے کتنا ہی جھوٹ بولنا پڑے۔ بولوں گا کیونکہ فتح و نصرت آخر جھوٹ کی ہوتی ہے ۔

الکذب یعلو ا ولا یعلی

....

میں خدائے ستار و غفار کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ......!

میں شراب نہیں پیوں گا...... شراب کی جگہ غریبوں کا خون پی پی کر گزارہ کر لیا کروں گا۔ میں...... بوڑھا، اندھا، یا بہرہ ہو جانے کے بعد چاہے مجھے لاٹھی کے سہارے یا کسی چیز پر سوار ہو کر آنا پڑے میں ریٹائر ہونا پسند نہیں کروں گا......! اور تب تک گدی سے چمٹا رہوں گا جب تک کہ میرا جنازہ دفتر سے نہیں نکلے گا......!

میں سب سے زیادہ دلچسپ حرکتیں کروں گا اور ان سے بھی زیادہ دلچسپ حرکتیں کرنے پر تیار رہوں گا۔ اگر لوگ مجھے برا کہیں گے یا میری بے شرمی پر آنسو بہائیں گے......!...... تو......!

میں جان بوجھ کر اندھا اور بہرا بن جاؤں گا......! میں ارا کین ایوان کے سامنے یہ عزم کرتا ہوں کہ اپنے ملک، اپنے وطن جس کو بے بہا قربانیوں سے حاصل کیا ہے، تباہ کر کے دم لوں گا۔

اللہ تعالیٰ مجھے ہمت و توفیق عطا فرمائے......! کہ میں اپنے عزم راسخ کو پورا کر سکوں۔ آمین۔

آپ حضرات بھی صمیم قلب اور خلوصِ نیت سے اس عاجز کے لئے دعا فرماویں......!

وما توفیقی الاّ...............!